اس رسالہ میں مروجہ جرابوں پر مسح کے ناجائز ہونے پر علماء اہل السنت، علماء عرب اور علماء غیر مقلدین کی عبارات کو اور چمڑے کے موزوں پر مسح کے اہم مسائل کو مدلل تحریر کیا گیا ہے

مروّجہ جرابوں پر مسح ناجائز ہے

مع

موزوں پر مسح کے اہم مسائل

تقریظ

شیخ الحدیث والتفسیر
حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب حفظہ اللہ
جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا

نظر ثانی

شیخ الحدیث
حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب حفظہ اللہ
رئیس جامعہ خلفاء راشدین، کراچی

حضرت مولانا مفتی رب نواز صاحب حفظہ اللہ
مدرس دار العلوم فتحیہ احمد پور شرقیہ

مرتب

اراکین
دار التحقیق والتصنیف
قرآن وسنت اکیڈمی

ناشر
مکتبہ حیدر کرار زد تبلیغی مرکز تلہ گنگ (چکوال)
0323-3505211

اس رسالہ میں مروجہ جرابوں پر مسح کے ناجائز ہونے پر علماء اہل السنت، علماء عرب اور علماء غیر مقلدین کی عبارات کو اور چمڑے کے موزوں پر مسح کے اہم مسائل کو مدلل تحریر کیا گیا ہے

مروجہ جرابوں پر مسح ناجائز ہے

مع

موزوں پر مسح کے اہم مسائل

شیخ الحدیث
حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب حفظہ اللہ
بانی و مہتمم جامعہ باب العلوم کہروڑپکا

شیخ الحدیث
حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب حفظہ اللہ
رئیس جامعہ خلفاء راشدین کراچی

حضرت مولانا مفتی رب نواز صاحب حفظہ اللہ
مدرس دارالعلوم فتحیہ احمد پور شرقیہ

مرتب
دار التحقیق و التصنیف
قرآن وسنت اکیڈمی



ناشر
مکتبہ حیدر کرار نزد تبلیغی مرکز تلہ گنگ (چکوال)

0323-3505211

نام کتاب : مروجہ (اونی، سوتی، نائیلون) جرابوں پر مسح ناجائز ہے
مرتب : اراکین دارالتحقیق والتصنیف قرآن وسنت اکیڈمی پاکستان
نظر ثانی : شیخ الحدیث حضرت مفتی احمد ممتاز صاحب مدظلہ
حضرت مولانا مفتی رب نواز صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ
باہتمام : خادم العلماء اشتیاق احمد حفظہ اللہ ناظم ادارہ ھذا
طبع اول : ربیع الثانی ۱۴۴۱ھ/ دسمبر ۲۰۱۹ء صفحات : ۳۲
قیمت : 80 روپے
ناشر مکتبہ حیدر کرار نزد تبلیغی مرکز تلہ گنگ 0323-3505211

اسٹاکسٹ

فہرست

عنوان | صفحہ

تصدیقی ودعائیہ کلمات

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب مدظلہم

جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا لودھراں

''مروجہ جرابوں پر مسح کے بارے میں مضمون تفصیلاً دیکھا، اس کو بہت عمدہ پایا، جامع، مختصر اور سہل انداز میں باحوالہ تحقیق پیش کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ بارگاہِ ایزدی میں قبولیت تامہ سے نوازے۔''

دعا گو منیر احمد منور غفرلہ

۹ ربیع الاول ۱۴۳۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ قرآنِ کریم میں احکام وضو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

یآ ایھا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوھکم و ایدیکم الی المرافق وامسحوا برء وسکم وارجلکم الی الکعبین. (المائدہ:٦)

"جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے چہرے اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرلو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھولیا کرو" (آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ)

آیت کا مفہوم وحاصل

اس آیت کا تقاضا یہ تھا کہ وضو میں ہمیشہ پاؤں دھوئے جائیں اور کسی بھی صورت میں پاؤں پر مسح نہ کیا جائے لیکن موزوں پر مسح فخر الانبیاء سیدنا آقا مدنی محمد عربی ﷺ کی قولی، فعلی اور تقریری احادیث سے ثابت ہے جو معنوی اعتبار سے متواتر یا مشہور کے درجہ تک پہنچی ہوئی ہیں ان روایات کی وجہ سے پوری امت کا اس پر اجماع ہے کہ قرآن کریم کی مذکورہ آیت میں پاؤں دھونے کا حکم تب ہے جب موزے نہ پہنے ہوں اور اگر چمڑے کے موزے پہنے ہوں تو اس صورت میں وضو کرتے وقت پاؤں پر مسح کرنا جائز ہوگا اور جن روایات میں جرابوں پر مسح کا ذکر ہے وہ سب ضعیف ہیں اس کی تفصیل کے لئے دیکھئے۔ (جرابوں پر مسح کا شرعی حکم صفحہ ۳۶ تا ۷۱، از شیخ الحدیث والتفسیر مولانا منیر احمد منور مدظلہ)

نوٹ: دوستو! اب قرآنی حکم اور "٦٢" احادیث مرفوعہ متواترہ میں پاؤں دھونے کے واضح حکم کو چھوڑ کر اس کے مقابلہ میں مروجہ جرابوں پر مسح کرنے پر بضد رہنا اخروی نقصان کا باعث ہے۔ ذیل میں بغرض اصلاح مروجہ جرابوں پر مسح نہ کرنے کے متعلق ائمہ اربعہ، علمائے اہل سنت والجماعت، علمائے عرب ومشائخ حرمین شریفین اور غیر مقلدین کے بڑے بڑے علمائے کرام کے ارشادات نقل کئے گئے ہیں جن سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ مروجہ اونی، سوتی اور نائیلون کی جرابوں پر مسح ناجائز ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ جل جلالہ قرآنِ کریم میں احکام وضو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

یآ ایھا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوھکم و ایدیکم الی المرافق وامسحوا برء وسکم وارجلکم الی الکعبین. (المائدہ:٦)

''جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے چہرے اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرلو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھولیا کرو'' (آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ)

آیت کا مفہوم وحاصل

اس آیت کا تقاضا یہ تھا کہ وضو میں ہمیشہ پاؤں دھوئے جائیں اور کسی بھی صورت میں پاؤں پر مسح نہ کیا جائے لیکن موزوں پر مسح فخر الانبیاء سیدنا آقا مدنی محمد عربی ﷺ کی قولی، فعلی اور تقریری احادیث سے ثابت ہے جو معنوی اعتبار سے متواتر یا مشہور کے درجہ تک پہنچی ہوئی ہیں ان روایات کی وجہ سے پوری امت کا اس پر اجماع ہے کہ قرآن کریم کی مذکورہ آیت میں پاؤں دھونے کا حکم تب ہے جب موزے نہ پہنے ہوں اور اگر چمڑے کے موزے پہنے ہوں تو اس صورت میں وضو کرتے وقت پاؤں پر مسح کرنا جائز ہوگا اور جن روایات میں جرابوں پر مسح کا ذکر ہے وہ سب ضعیف ہیں اس کی تفصیل کے لئے دیکھئے۔ (جرابوں پر مسح کا شرعی حکم صفحہ ۳۶ تا ۱۷، از شیخ الحدیث والتفسیر مولانا منیر احمد منور مدظلہ)

نوٹ: دوستو! اب قرآنی حکم اور ''٦٢'' احادیث مرفوعہ متواترہ میں پاؤں دھونے کے صراحتاً حکم کو چھوڑ کر اس کے مقابلہ میں مروجہ جرابوں پر مسح کرنے پر بضد رہنا اخروی نقصان کا باعث ہے۔ ذیل میں بغرض اصلاح مروجہ جرابوں پر مسح نہ کرنے کے متعلق ائمہ اربعہ، علمائے اہل سنت والجماعت، علمائے عرب ومشائخ حرمین شریفین اور غیر مقلدین کے بڑے علمائے کرام کے ارشادات نقل کئے گئے ہیں جن سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ مروجہ اونی، سوتی اور نائیلون کی جرابوں پر مسح ناجائز ہے۔

ضروری اصطلاحات

ا۔ثخین جراب کی تعریف: وہ جراب جس میں تینوں شرطیں اکٹھی پائی جائیں۔

ا۔ جوموٹی ہوں، حنفیہ کے نزدیک کم از کم تین میل اور شافعیہ کے نزدیک تین دن رات بغیر جوتے پہنے جن کو پہن کر چل سکے۔

۲۔ وہ جرابیں جو اپنے موٹاپے کی وجہ سے بغیر گیٹس (ربڑ) وغیرہ کے پنڈلی پر قائم رہ سکیں اور ان کا یہ قائم رہنا چستی یا تنگی کی وجہ سے نہ ہو بلکہ موٹاپے کی وجہ سے ہو۔

۳۔ وہ اتنی موٹی ہوں کہ اُن میں پانی وغیرہ نہ چھنے (یعنی پانی دوسری طرف نہ جائے) ایسی جرابوں کو ثخینین اور صفقین کہتے ہیں۔

(الفقہ علی المذاہب الاربعہ صفحہ ۱۳۶ بحوالہ تجلیات صفدر ۲/ ۱۵۷، ناشر مکتبہ امدادیہ ملتان)

قال ابن نجيم: والثخين ان يقوم على الساق من غير شد، ولايسقط، ولايشف. قال ابن عابدين: (قوله والثخين ان يقوم على الساق......الخ) الذى استصمو به العلامة الحلبى حده بما تضمنه وجه الدليل، وهو مايمكن فيه متابعة المشى وقواه بكلام الزاهدى. (البحر الرائق مع منحة الخالق ۱/ ۳۱۷ ط: زكريا ديوبند)

۲۔ جورب ثخین منعل: ایسا موزہ جس میں ثخانت کی تینوں شرطوں کے تحقق کے ساتھ صرف نیچے چمڑا لگا ہوا ہو۔ (کتاب المسح علی الخفین ص: ۹۵ ناشر مکتبہ علم وفقہ دیوبند)

۳۔ جورب رقیق مجلد: ایسا موزہ جس میں مکمل چمڑا چڑھا ہوا ہو لیکن اس میں ثخانت کی کوئی ایک شرط نہ پائی جائے۔ (کتاب المسح علی الخفین ص: ۹۵ ناشر مکتبہ علم وفقہ دیوبند)

۴۔ مجلد جراب کی تعریف: وہ جرابیں جن پر اتنا چمڑا لگا ہو جتنا پاؤں وضو میں دھونا فرض ہے۔ (تجلیات صفدر ۲/ ۱۵۸ ناشر مکتبہ امدادیہ ملتان)

الجورب المجلد: وهو الذى وضع الجلد على اعلاه واسفله هكذا فى الكافى (الفتاوى الهندية ۱/ ۳۲ دار الفكر بيروت)

۵۔ رقیق جراب کی تعریف: شیخ عبداللہ بن جبرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''رقیق جرابیں وہ ہیں جن سے پانی گزر جائے اور پاؤں اور انگلیوں کے حجم کی صورت ظاہر کردیں اور ان کے اوپر سے انگلیاں اور ناخن جدا جدا محسوس ہوں'' (فتاویٰ الشیخ بن جبرین ۱/۱۴ بحوالہ جرابوں پر مسح کا شرعی حکم ص:۷۵)

اجماع امت

وہ جرابیں جن میں مندرجہ بالا شرطوں میں سے کوئی شرط کم ہو اور اُن پر چمڑا بھی نہ لگا ہو اُن جرابوں پر باجماعِ امت مسح ناجائز ہے۔ (البدائع والصنائع ۱/۱۰ بحوالہ تجلیاتِ صفدر ۲/۱۵۹)

ایسا موزہ جو نہ ثخین ہو، نہ مجلد ہو اور نہ منعل ہو، اس پر مسح بالاتفاق ناجائز ہے۔

(۱) قال ابن مازہ: واما المسح علی الجوارب، فلایخلو: اما ان کان الجوارب رقیقا غیر منعل وفی ھذاالوجه لایجوزالمسح بلاخلاف. (المحیط البرھانی ۱/۱۷۰، الفصل السادس دارالکتب العلمیه بیروت)

(۲) قال الکاسانی فان کان رقیقین یشفان الماء لایجوز المسح علیھما بالاجماع. (بدائع الصنائع ۱/۱۰ المسح علی الجوارب)

(۳) قال ابن نجیم: ولایجوز المسح علی الجورب الرقیق من غزل، او شعر بلاخلاف. (البحرالرائق ۱/۱۹۲ دارالکتاب الاسلامی)

ائمہ اربعہ کا مسلک

رقیق (مروجہ اونی، سوتی اور نائیلون کی) جرابوں پر مسح ائمہ اربعہ (امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ) کے نزدیک جائز نہیں۔

تفصیل کے لئے دیکھئے

(۱) المغنی لابن قدامہ ۱/۳۰۲ (۲) العدۃ شرح العمدۃ ۱/۳۳ (۳) المجموع شرح المہذب ...
(۴) الکافی فی فقہ ابن حنبل ۱/۸۰ (۵) بدائع الصنائع ۱/۸۳ (۶) البنایہ ۱/۴۲۵
(بحوالہ جرابوں پر مسح کا شرعی حکم صفحہ ۱۰۲)

علماءِ اہل السنت والجماعت کے فتاوی جات

۱۔"مروجہ کپڑے اوراونی وسوتی جرابوں پر مسح جائز نہیں۔"

(فتاوی دارالعلوم دیوبند ا/۲۰۳،از مفتی عزیز الرحمن رحمہ اللہ طبع دارالاشاعت کراچی طبع ستمبر ۲۰۰۲ء)

۲۔"احادیث متواترہ سے موزوں پر مسح کرنا ثابت ہے،موزے عموماً چمڑے کے ہوتے ہیں اس لئے مطلق جراب پر مسح کرنا جائز نہیں۔"

(فتاوی حقانیہ ۲/۵۵۴،ازمولانا عبدالحق رحمہ اللہ صاحب طبع دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک،طبع ۲۰۱۰ء)

۳۔"منعل جراب کا چمڑے سے خالی کپڑا اگرایسا ثخین ہو کہ اس میں جوازِ مسح کی شرائط موجود ہوں تو ان پر بالاتفاق مسح جائز ہے اور عام سُوتی کپڑا ہو تو بالاتفاق مسح جائز نہیں۔"

(احسن الفتاوی ۲/۶۵ باب المسح علی الخفین والجبیرۃ،طبع ایچ ایم سعید کمپنی کراچی،طبع ۱۴۲۵ھ)

"جرابوں پر مسح جائز نہیں۔" (احسن الفتاوی ۲/۶۶،ازمفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ)

۴۔"باریک موزے جو کپڑے،اون یا سوت سے بنے ہوں ان پر مسح ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک جائز نہیں۔" (فتاوی دارالعلوم زکریا ۱/۸۰۹،ازمفتی رضاء الحق رحمہ اللہ،طبع ۲۰۰۷ء زمزم پبلشرز)

۵۔"جراب پر مسح بالکل جائز نہیں۔"

(امداد الاحکام ۱/۳۸۹،ازمحدث کبیر مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ،طبع مکتبہ دارالعلوم کراچی،طبع ۲۰۰۹ء)

۶۔"ہماری مروجہ متعارف جرابیں اس شان کی نہیں ہوتیں جن میں شروطِ موزے پائے جائیں لہٰذا ان پر مسح جائز نہیں۔"

(امداد الفتاوی ۱/۹۹،ازمولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ،طبع مکتبہ دارالعلوم کراچی،طبع ۲۰۱۰ء)

۷۔"بازاری(مروجہ)جرابیں موزے کے حکم میں نہیں لہٰذا ان پر مسح جائز نہیں۔"

(خیر الفتاوی ۲/۱۳۳،ازمفتی خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ،طبع مکتبہ امدادیہ ملتان)

۸۔"سوتی اور نائیلون کی جرابوں پر مسح جائز نہیں۔"

(فتاوی دارالعلوم کراچی ۱/۵۲۲،ازمفتی رفیع عثمانی مدظلہ طبع ادارۃ المعارف کراچی)

۹۔''نائیلون کی جرابوں پر مسح جائز نہیں۔''

(فتاوی فریدیہ ۲/۹۹، از مفتی محمد فرید رحمہ اللہ، طبع دار العلوم صدیقیہ زروبی ضلع صوابی، طبع ۲۰۰۹ء)

۱۰۔''مروجہ جرابوں میں شرائطِ موزے مفقود ہیں یعنی نہیں پائی جاتیں لہٰذا ان پر مسح جائز نہیں۔'' (فتاوی مفتی محمود ۱/۴۴۸، از مفتی محمود رحمہ اللہ، طبع جمعیت پبلیکیشنز لاہور، طبع ۲۰۱۰ء)

۱۱۔''جس قسم کے سوتی، اونی یا نائیلون کے موزے (جرابیں) آج کل رائج ہیں ان پر مسح ائمہ اربعہ میں کسی کے نزدیک جائز نہیں۔''

(فتاوی عثمانی ۱/۳۴۸، از مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہ، طبع مکتبہ معارف القرآن کراچی، طبع اپریل ۲۰۱۰ء)

۱۲۔''نائیلون کے موزوں میں چونکہ شرائطِ موزے نہیں پائی جاتیں اس لئے ان پر مسح کرنا جائز نہیں۔'' (فتاوی رحیمیہ ۴/۶۲، از مفتی عبد الرحیم لاجپوری رحمہ اللہ، طبع دار الاشاعت کراچی طبع ۲۰۰۹ء)

۱۳۔''بازاری جراب موزے کے حکم میں نہیں لہٰذا ان پر مسح جائز نہیں۔''

(جامع الفتاوی ۵/۱۵۴، از مفتی مہربان علی مدظلہ، طبع ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان،، طبع ربیع الاول ۱۴۲۹ھ)

۱۴۔''مروجہ نائیلون کے موزوں پر (چمڑے کے موزے والی) شرائط نہ پائے جانے کی وجہ سے مسح کرنا درست نہیں'' (نجم الفتاوی ۲/۱۹۵، از مفتی نجم الحسن مدظلہ طبع دار العلوم یاسین القرآن کراچی)

۱۵۔''ہمارے زمانے کی مروجہ جرابیں نہ موزے ہیں اور نہ موزوں کے حکم میں ہیں اس لئے ان پر مسح کرنا جائز نہیں۔''

(فتاوی انوار العلوم صفحہ ۳۶۰ از مفتی عبد الحق عثمانی صاحب مدظلہ، طبع دار الناشر لاہور، طبع ۱۴۳۶ھ)

۱۶۔''آج کل جو نائیلون کے موزے استعمال ہوتے ہیں وہ بالکل رقیق اور پتلے ہوتے ہیں اور ان میں مذکورہ چار شرطیں نہیں پائی جاتی ہیں، اس لئے ان پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔''

(المسائل المہمۃ ج ۴ ص ۳۹ کتاب الطہارۃ از شیخ الحدیث مفتی محمد جعفر ملی رحمانی صاحب مدظلہ ناشر جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا نندر بار مہاراشٹر)

۱۷۔''آج کل استعمال ہونے والے نائیلون اور سوتی واونی موزوں پر مسح بالکل جائز

نہیں اس لئے کہ ان میں جواز کی شرطیں نہیں پائی جاتیں لہٰذا وضو کے وقت ان کو اتار کر پیروں کو دھونا لازم ہے۔" (کتاب المسائل ج۱ص۲۰۰، از شیخ الحدیث مفتی سید محمد سلمان منصور پوری صاحب مدظلہ، ناشر المرکز العلمی للنشر والتحقیق مرادآباد)

۱۸۔"رقیق سادہ موزوں پر بالاجماع مسح جائز نہیں"
(تحفۃ اللمعی ج۱ص۳۶۸، از مفتی دارالعلوم دیوبند مفتی سعید احمد پالنپوری رحمہ اللہ تعالیٰ)

۱۹۔"اگر جوربین رقیق ہوں، مجلد یا منعل بھی نہ ہوں تو باتفاق ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ ان پر مسح ناجائز ہے۔"
(المسائل والدلائل ص۷۶ کتاب الطہارۃ از شیخ الحدیث مولانا فیض احمد مدظلہ ناشر مکتبہ حقانیہ ملتان)

۲۰۔"مسئولہ صورت میں کپڑے یا سوت کے موزوں جو فی زمانناـ رائج ہیں ان میں یہ شرطیں نہیں پائی جاتی ہیں اس لئے ایسے موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔"
(فتاویٰ دینیہ ج۱ص۲۹۶ از شیخ الحدیث مفتی محمد اسماعیل کچھولوی صاحب مدظلہ)

۲۱۔"پتلی سوتی جرابیں جن کی پنڈلیاں خود بخود کھڑی نہیں رہتیں بلکہ اپنی تنگی کی وجہ سے یا الاسٹک لگنے کی وجہ سے کھڑی رہتی ہیں اور پانی ان میں فوری سرایت کرتا ہے اور جوتی کے بغیر عام زمین پر تین چار میل چلنے سے وہ پھٹ بھی جاتی ہیں یعنی ان میں چمڑے کے موزوں کے تین وصف تو کہاں، ایک بھی وصف نہیں ہوتا۔ پوری امت کا اس پر اتفاق رہا ہے کہ ایسی جرابوں پر مسح جائز نہیں، اب جو لوگ ان پر مسح کو جائز سمجھتے ہیں انہوں نے یہ ایک بری بدعت نکالی ہے۔" (فہم حدیث ج۲ص۲۹ از مفتی ڈاکٹر عبدالواحد صاحب رحمہ اللہ ناشر مجلس نشریات اسلام کراچی)

۲۲۔"موزے پہنے ہوں تو ان پر مسح کرنا درست ہے لیکن اگر جراب ہو تو اس پر مسح کرنا درست نہیں۔" (اشرف الفتاویٰ ۱/۹۷ کتاب الطہارۃ باب الوضو ناشر معہد ام القریٰ جامعہ اشرفیہ لاہور)

۲۳۔"عام مروجہ جرابوں پر مسح کرنا درست نہیں، جرابوں پر مسح کرنے کے لئے چند شرائط ہیں یعنی جرابیں اس قدر گاڑھی ہوں کہ پنڈلی پر باندھے بغیر (ربڑ کے بغیر از ناقل)

قائم رہ سکیں، وہ جرابیں اس قدر موٹی ہوں کہ مسلسل تین میل کا سفر کرنے سے نہ پھٹیں اور اس قدر موٹی ہوں کہ مسح کرتے وقت پانی اندر جذب نہ ہو سکے، چونکہ یہ شرائط معمولی جرابوں میں مفقود ہیں لہٰذا ان پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔'' (ارشاد المفتین ۲/۴۸ سنہ طبع ستمبر ۲۰۱۶ء)

۲۴۔ ''ہمارے زمانے میں جو پائتابے اُونی اور سُوتی رائج ہیں اُن پر مسح جائز نہیں اس لئے کہ ان میں مسح کی شرطیں نہیں پائی جاتیں۔'' (علم الفقہ اردو حصہ اول ص:۱۰۵، اشاعت الاول جدید کتابت جنوری ۲۰۰۸ء ناشر کتب خانہ نعیمیہ دیو بند از علامہ عبدالشکور لکھنوی رحمہ اللہ)

۲۵۔ ''اگر جوربین مجلد یا منعل نہ ہوں اور رقیق ہوں یعنی اس میں ثخین کی شرائط نہ پائی جاتی ہوں تو ان پر مسح بالاتفاق ناجائز ہے لہٰذا نائلون یا سوت کے باریک موزوں پر مسح بالکل درست نہیں ہے۔'' (فتاویٰ فلاحیہ ۲/۱۴۰ ناشر حافظ اسجد بن مفتی احمد بیمات رحمہ اللہ سنہ طبع مارچ ۲۰۱۶ء)

علمائے عرب اور مشائخ حرمین شریفین کے فتاوی جات

۱۔ علامہ شیخ محمد مختار الشنقیطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''جمہور کے نزدیک اس باریک جراب پر مسح نہ کیا جائے کیونکہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں یہ جرابیں موجود نہ تھیں، باریک جراب پر مسح کے جواز کی بنیاد قیاس پر ہے وہ قیاس مع الفارق ہے جو باطل ہوتا ہے اس کے مقابلہ میں جمہور کے نزدیک باریک (مروجہ) جرابوں پر مسح ممنوع ہے'' (دروس عمدۃ الفقہ للشنقیطی ۱/۲۹۴ بحوالہ جرابوں پر مسح کا شرعی حکم)

۲۔ شیخ ابن باز رحمہ اللہ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''باریک جرابوں پر مسح کرنا ناجائز ہے کیونکہ باریک (مروجہ) جرابوں میں ملبوس پاؤں ننگے کے حکم میں ہیں۔'' (فتاویٰ برائے خواتین صفحہ ۵۷، جمع و ترتیب محمد بن عبدالعزیز المسند، ناشر ہمراز پبلشرز گلی گڑھیا کوچہ چیلان دریا گنج نئی دہلی ۲ و ناشر دارالسلام پبلشرز لاہور)

۳۔ شیخ عبداللہ بن غدیان و شیخ عبدالرزاق العفیفی و شیخ ابن باز رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ ''جرابوں کا اتنا سخت اور موٹا ہونا واجب ہے کہ اس کے نیچے پانی نہ پہنچے۔''
(فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ ۵/۲۴۷ بحوالہ جرابوں پر مسح کا شرعی حکم صفحہ ۱۵۴)

۴۔محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ آل شیخ رئیس الجامعۃ الاسلامیہ فی المدینۃ المنورہ ورئیس رابطۃ العالم الاسلامی نے ''جراب پر مسح کے لئے مذکورہ بالا شرائط کو لازم قرار دیا ہے جیسا کہ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں'' تفصیل کے لئے دیکھئے ''فتاویٰ ورسائل محمد بن ابراہیم آل شیخ ۲/۲۹۴''
(بحوالہ جرابوں پر مسح کا شرعی حکم صفحہ ۱۵۶)

۵۔شیخ عبداللہ بن جبرین رحمہ اللہ شرائط تفصیل سے لکھنے کے بعد فرماتے ہیں کہ ''اب ایسی جرابیں وجود میں آچکی ہیں جو اونی، روئی، السی سے بنی ہوئی ہیں اور بہت سارے لوگ مذکورہ شرائط کے بغیر پہنتے ہیں، پانی ان سے گزر جاتا ہے...... منعل بھی نہیں...... بغیر جوتی کے ان میں لگاتار چلنا ممکن نہیں جب تک ان پر جوتی، بوٹ یا جوگر نہ ہوں۔ بعض لوگ آسانی اور سہل پسندی کی وجہ سے طہارت کے معاملہ میں اتنی کوتاہی کرتے ہیں کہ وہ ایسی جرابوں پر مسح کرتے ہیں جن کے باریک وخفیف ہونے کی وجہ سے چمڑے تک پانی پہنچ جاتا ہے اور ان میں انگلیاں اور ناخن جدا جدا نظر آتے ہیں، ان کا یہ مسح والا عمل اہل علم کے نزدیک وضو کو باطل کر دیتا ہے تفصیل کیلئے دیکھئے ''فتاویٰ الشیخ ابن جبرین جلد ا صفحہ ۱۱۱ تا ۱۴۱'' (ایضاً صفحہ ۱۵۱ تا ۱۵۴)

۶۔شیخ مفتی محمد خاطر صاحب رحمہ اللہ نے بھی شرائط مذکورہ بالا کو لازم قرار دیا ہے (جو کہ مروجہ جرابوں میں قطعاً نہیں پائی جاتیں) جیسا کہ ائمہ احناف ودیگر ائمہ کا فرمان ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے ''فتاویٰ الازہرا/۸۶'' (بحوالہ جرابوں پر مسح کا شرعی حکم صفحہ ۱۴۵)

۷۔شیخ عبدالرحمٰن الجزیری رحمہ اللہ نے بھی ''ثخین'' پانی جذب نہ ہوسکنے، نظر نہ گزر سکنے ''بغیر باندھے کھڑی رہنے'' جیسی شرائط کو لازم قرار دیا ہے (جو کہ مروجہ جرابوں میں قطعاً نہیں پائی جاتیں) تفصیل کے لئے دیکھئے ''الفقہ علی المذاہب الاربعہ صفحہ ۱/۱۲۰''
(بحوالہ جرابوں پر مسح کا شرعی حکم صفحہ ۱۴۳،۱۴۴)

۸۔شیخ مفتی احمد الہریدی اور مفتی الدیار المصریہ رحمہما اللہ نے ''ٹھوس، پانی کو جذب نہ

کرنے والی، سخت وغیرہ" جیسی شرائط کو لازم قرار دیا ہے (جو کہ مروجہ جرابوں میں قطعاً نہیں پائی جاتیں) (فتاویٰ الازہر ا/ ۳۷ بحوالہ جرابوں پر مسح کا شرعی حکم صفحہ ۱۴۴)

۹۔ شیخ عطیہ صقر رحمہ اللہ فرماتے ہیں "اس باریک جراب پر مسح کرنا صحیح نہیں جو قدم تک پانی کے پہنچنے کو نہ روک سکے، پاؤں کی انگلیوں اور ناخنوں کی کیفیت ظاہر کرے، بغیر باندھے (ربڑ وغیرہ کے) کھڑی نہ رہ سکے خواہ وہ جراب رقیق ہو یا ثخین، اس میں ائمہ اربعہ میں سے کسی نے مخالفت نہیں کی پس اس تفصیل کے مطابق ان جرابوں پر جو اب معروف ہیں جب تک وہ پانی کے قدم تک پہنچنے کو نہ روکیں ان پر مسح جائز نہیں۔"

(فتاویٰ عطیہ صقر ا/ ۹۳ بحوالہ جرابوں پر مسح کا شرعی حکم صفحہ ۱۵۶، ۱۵۷)

۱۰۔ شیخ عبدالعزیز ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں "اگر شفاف ہوں یعنی نظر اور پانی جراب سے گزر جائے تو اس پر مسح جائز نہیں" اور فرمایا کہ "رقیق جراب کھلے پاؤں کے حکم میں ہے"

(فتاویٰ الشیخ ابن باز فی المسح علی الخفین ا/ ۸ بحوالہ جرابوں پر مسح کا شرعی حکم صفحہ ۱۴۷)

۱۱۔ شیخ عبداللہ بن محمد بن احمد الطیار رحمہ اللہ نے بھی مذکورہ بالا شرائط کو لازم قرار دیا ہے اور فرمایا کہ "عدم شرائط کی صورت میں مسح جائز نہیں"

یہی شیخ ابن باز رحمہ اللہ کی رائے ہے۔ (فتاویٰ الحج ۸/ ۱۲ بحوالہ جرابوں پر مسح کا شرعی حکم صفحہ ۱۴۵)

۱۲۔ شیخ محمد بن حسن الددو الشنقیطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ثخین سے مراد وہ جراب ہے جو جوتی کا کام دے یعنی اس کے ساتھ (بغیر جوتی کے) آدمی چل سکے ایسی جراب موجودہ دور میں موجود نہیں یا انتہائی نادر ہے ایسی ثخین جراب جو جوتی کا کام دے اس کا ملنا انتہائی مشکل ہے۔" (جرابوں پر مسح کا شرعی حکم صفحہ ۱۵۹)

علمائے غیر مقلدین کے فتاوی جات

۱۔ غیر مقلدین کے شیخ العرب والعجم، شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی صاحب

(۱۹۰۲ء) جن کو مولانا ارشاد الحق اثری صاحب نے اپنی کتاب ''پاک و ہند میں علمائے اہلحدیث کی خدماتِ حدیث'' طبع دوم نومبر ۲۰۰۱ء کے صفحہ ۲۷ پر 'مبارک ہستی' اور صفحہ ۲۸ پر 'شمس العلماء' جیسے خوبصورت القابات سے نوازا ہے اور عبدالرشید عراقی صاحب نے اپنی کتاب ''برصغیر پاک و ہند میں علمائے اہلحدیث کے علمی کارنامے'' کے صفحہ ۲۳۰ پر 'امام حدیث'، 'حدیث کی ریاست آپ پر ختم' اور '۶۲ سال تک تفسیر حدیث، فقہ کا درس دینے والا' جیسے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ یہی شیخ الکل ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں ''مذکورہ (اونی، سوتی) جرابوں پر مسح جائز نہیں کیونکہ اس کی کوئی صحیح دلیل نہیں اور مجوزین (جائز قرار دینے والوں) نے جن چیزوں سے استدلال کیا ہے اس میں خدشات ہیں''

(فتاویٰ نذیریہ ا/ ۳۲۷، مطبوع مکتبۃ المعارف الاسلامیہ گوجرانوالہ بحوالہ مجلّہ پیغامِ حق صفحہ ۱۵، شمارہ ۸، ۱۶ نومبر ۲۰۱۲ء و فتاویٰ علمائے اہلحدیث ا/ ۹۲ بحوالہ تجلیاتِ انور ا/ ۳۴، ناشر مکتبہ امدادیہ ملتان)

☆ ایک اور مقام پر تحریر کرتے ہیں کہ ''(اونی، سوتی) جرابوں پر مسح کے جواز پر نہ قرآن پاک سے کوئی دلیل ہے، نہ سنت سے، نہ اجماع سے اور نہ ہی قیاس صحیح سے۔''

(فتاویٰ ثنائیہ ا/ ۳۳۳ بحوالہ مجلّہ پیغامِ حق صفحہ ۱۶ شمارہ ۸ نومبر ۲۰۱۲ء)

۲۔ مولوی عبدالستار دہلوی صاحب کے شاگرد اور علامہ احسان الٰہی ظہیر صاحب کے استاذ مولانا ابوالبرکات احمد صاحب (م ۱۳۲۷ھ) جن کو مرتب فتاویٰ برکاتیہ مولانا حکی صاحب نے ''فتاویٰ برکاتیہ'' صفحہ ۳ پر 'ولی کامل، سید العلماء، چلتا پھرتا دائرۃ المعارف، شیخ التفسیر والحدیث' اور صفحہ ۴ پر 'خالص علمی شخصیت' جیسے خوبصورت القابات سے یاد فرمایا ہے۔ یہی شیخ الحدیث ابوالبرکات صاحب لکھتے ہیں ''موزوں پر مسح کرنے والی بہت زیادہ احادیث ہیں لیکن جرابوں پر مسح کرنے کے متعلق کوئی حدیث صحیح نہیں ہے۔''

(فتاویٰ برکاتیہ صفحہ ۱۸ بحوالہ مجلّہ پیغامِ حق، شمارہ ۱۴ جنوری ۲۰۱۴ء)

۳۔ مشہور غیر مقلد عالم حافظ عبداللہ روپڑی صاحب (م ۱۳۸۴ھ) جن کے متعلق

عبدالرشید عراقی صاحب نے اپنی کتاب ''برصغیر پاک و ہند میں علمائے اہلحدیث کے علمی کارنامے'' کے صفحہ ۴۴ پر لکھا کہ ان کی تصانیف ۵۰ کے قریب ہیں اور صفحہ ۲۴۴ پر ان کو بلند پایہ عالم، محدث، مجتہد، علوم اسلامیہ کا بحر زخار' لکھا ہے اور اسی صفحہ ۲۴۴ پر عبدالرحمن مبارکپوری صاحب کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ ان جیسا ذی علم اور لائق استاذ تمام ہندوستان میں نہیں ملے گا۔ اسی صفحہ ۲۴۴ پر عبدالرشید عراقی صاحب نے مولانا عطاء اللہ حنیف صاحب کے حوالہ سے حافظ عبداللہ روپڑی صاحب کو 'تدریساً، تحریراً ید طولیٰ والا' اور 'مجتہدانہ بصیرت والا' لکھا ہے۔ یہی حافظ عبداللہ روپڑی صاحب مروجہ جرابوں پر مسح کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ ''مسح شرع میں یہ ہے کہ پانی اوپر رہے اندر نہ جائے اور (مروجہ) پتلی جرابوں میں پانی اندر چلا جائے تو مسح نہ ہوا۔'' (فتاویٰ اہلحدیث ۱/۳۵۱، طبع احیاء السنۃ النبویہ سرگودھا بحوالہ مجلہ پیغام حق ص ۱۶، ۱۷ شمارہ ۸ نومبر ۲۰۱۲ء)

۴۔ مولانا عبیداللہ بن عبدالسلام مبارکپوری صاحب (م ۱۹۹۴ء) جن کی شرح ''مرعاۃ المفاتیح'' کو عبدالرشید عراقی صاحب نے اپنی کتاب ''برصغیر پاک و ہند میں علمائے اہلحدیث کے علمی کارنامے'' کے صفحہ ۳۹ پر علمائے اہلحدیث کی بین الاقوامی شہرت کی مالک تصانیف کے تحت لکھا ہے اور اسی صفحہ ۳۹ پر ''مرعاۃ المفاتیح'' کو بہترین علمی شرح لکھا ہے اور لکھا ہے کہ علمائے عرب نے اس شرح کی بہت تعریف کی ہے اور اسی صفحہ ۳۹ پر ناصر الدین البانی صاحب نے بھی اس کی تعریف کی۔ یہی عبیداللہ بن عبدالسلام مبارکپوری صاحب اسی شرح ''مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح'' میں باریک جرابوں (جیسے کہ مروجہ جرابیں ہیں) پر مسح کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ''ان پر مسح کے بارے میں مجھے تردد ہے نبی کریم ﷺ کے اس فرمان پر عمل کرنے کی وجہ سے کہ جس چیز میں شک ہو اسے چھوڑ دے اور اس چیز کو اختیار کر جس میں شک نہ ہو۔'' (مرعاۃ المفاتیح ۲/۲۱۹ بحوالہ جرابوں پر مسح کا شرعی حکم صفحہ ۱۶۴)

۵۔مولوی عبدالجبار غزنوی صاحب (م۱۳۳۱ھ) جن کو مولانا ارشاد الحق اثری صاحب نے اپنی کتاب ''پاک و ہند میں علمائے اہلحدیث کی خدمات حدیث'' طبع دوم نومبر ۲۰۰۱ء کے صفحہ ۳۲ پر 'حضرت الامام' اور صفحہ ۴۹ پر 'شیخ الوقت' لکھا ہے اور عبدالرشید عراقی صاحب نے اپنی کتاب ''برصغیر پاک و ہند میں علمائے اہلحدیث کے علمی کارنامے'' کے صفحہ ۱۴۳ پر 'عربی زبان وادب پر قدرت رکھنے والے' اور صفحہ ۲۳۳ پر 'بڑا عالم، محدث، ذہین اور عبادت گزار' لکھا ہے۔ یہی شیخ الوقت مولوی عبدالجبار غزنوی صاحب لکھتے ہیں کہ ''جرابوں پر مسح کرنا حدیث صحیح سے ثابت نہیں۔''

(مجموعہ فتاویٰ مولوی عبدالجبار صفحہ ۱۰۲ و فتاویٰ علمائے اہلحدیث ۱/۹۹ بحوالہ جرابوں پر مسح کا شرعی حکم صفحہ ۱۶۵)

۶۔مولانا بدیع الدین شاہ راشدی صاحب کے استاد مولانا ابوسعید شرف الدین دہلوی صاحب (م۱۳۸۱ھ) جن کو ارشاد الحق اثری صاحب نے اپنی کتاب ''پاک و ہند میں علمائے اہلحدیث کی خدماتِ حدیث'' طبع دوم نومبر ۲۰۰۱ء کے صفحہ ۹۸ پر ایک درجن سے زائد کتب کا مصنف لکھا ہے اور عبدالرشید عراقی صاحب نے اپنی کتاب ''برصغیر پاک و ہند میں علمائے اہلحدیث کے علمی کارنامے'' کے صفحہ ۴۷ پر فن حدیث کی خدمت میں ان کا شمار کیا ہے اور حدیث کی حمایت وتائید، نصرت ومدافعت میں علمائے اہلحدیث کی خدمات کے تحت صفحہ ۹۱ پر بھی ذکر فرمایا ہے۔ یہی مولانا شرف الدین دہلوی صاحب ایک فتویٰ کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''یہ مسئلہ (یعنی جرابوں پر مسح کرنا) نہ قرآن سے ثابت ہے، نہ مرفوع صحیح حدیث سے، نہ اجماع سے، نہ قیاس سے......لہٰذا خف چرمی (چمڑے کے موزے) کے سوا جراب پر مسح کرنا ثابت نہیں۔'' (فتاویٰ ثنائیہ ۱/۴۴۲، ط: ادارہ ترجمان السنۃ لاہور، بحوالہ مجلہ پیغامِ حق ص ۷، شمارہ ۸ نومبر ۲۰۱۲ء)

۷۔مولانا شمس الحق عظیم آبادی صاحب (م ۱۳۲۹ھ) جن کو عبدالرشید عراقی صاحب نے اپنی کتاب ''برصغیر پاک و ہند میں علمائے اہلحدیث کے علمی کارنامے'' کے صفحہ ۲۳۱ پر 'بڑ

محدث، غیر معمولی ذہانت، قوت وفہم والا اور پاکدامن' لکھا ہے اور اسی کتاب کے باب دوم ''علمائے اہلحدیث کی بین الاقوامی شہرت کی مالک تصانیف'' کے تحت صفحہ ۳۷ پر ''عون المعبود'' کا تذکرہ کیا ہے اور مولانا ارشادالحق اثری صاحب نے اپنی کتاب ''پاک وہند میں علمائے اہلحدیث کی خدماتِ حدیث'' طبع دوم نومبر ۲۰۰۱ء کے صفحہ ۸۵ پر 'مایہ ناز ہستی' اور عون المعبود کو بہترین شرح قرار دیا ہے اور صفحہ ۸۸ پر دو درجن کتب کا مصنف بھی لکھا ہے۔ یہی مایہ ناز ہستی اور پاکدامن محدث شمس الحق صاحب فرماتے ہیں:

☆ ''غیر مجلد جرابوں پر مسح جائز نہیں'' (عون المعبود ۱/۱۸۷)

اور انہوں نے جرابوں پر مسح کی حدیث کو چمڑے کی جرابوں اور چمڑے کے موزوں پر محمول کیا ہے جبکہ چمڑے کے علاوہ دوسرے موزوں پر مسح کا ناجائز ہونا بیان کیا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے ''عون المعبود ۱/۶۲، کتاب الطہارہ، باب المسح علی الجوربین''

(بحوالہ خفین اور موزوں پر مسح کے احکام صفحہ ۹۰، ۹۱ مؤلف مفتی محمد رضوان مدظلہ)

☆ ''اہل حدیث کے راہنما علامہ شمس الحق نے غایۃ المقصود شرح ابوداؤد میں ثخانت کے ساتھ مجلد ہونے کو جواز مسح کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔'' (تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی ۱/۱۰۴ بحوالہ المسائل والدلائل ص ۷۶-۷۷ ناشر مکتبہ حقانیہ ملتان)

۸۔ مشہور غیر مقلد عالم مولانا عبدالرحمٰن محدث مبارکپوری صاحب (م ۱۳۵۳ھ) جن کو عبدالرشید عراقی صاحب نے اپنی کتاب ''برصغیر پاک وہند میں علمائے اہلحدیث کے علمی کارنامے'' کے صفحہ ۲۳۴ پر 'عظیم محدث، ذوق وتحقیق کے اوصاف والا، علم حدیث میں امامت کا درجہ رکھنے والا، عامل بالحدیث' اور ان کی تصنیف ''تحفۃ الاحوذی'' کو شاہکار تصنیف تحریر کیا ہے اور مولانا ارشادالحق اثری صاحب نے اپنی کتاب ''پاک وہند میں علمائے اہلحدیث کی خدمات حدیث'' طبع دوم نومبر ۲۰۰۱ء کے صفحہ ۹۳ پر محدث مبارکپوری کو 'کبار محدثین' اور 'مشاہیر علمائے حدیث' میں شمار کیا ہے اور ''تحفۃ الاحوذی'' کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ''تاحال 'تحفۃ الاحوذی' کے مقام ومرتبہ تک کوئی بھی

شرح نہیں پہنچی‘‘۔ یہی محدث عبدالرحمٰن مبارکپوری صاحب اسی شرح ’’تحفۃ الاحوذی‘‘ میں جرابوں پر مسح کرنے کی روایات کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’اورنتیجہ یہ ہے کہ جرابوں پر مسح کرنا کسی ایسی مرفوع حدیث سے ثابت نہیں جو محدثین کی جرح وتنقید سے خالی ہو۔‘‘

(تحفۃ الاحوذی ۱/۱۰۲،طبع ضیاء السنۃ رحمت آباد فیصل آباد بحوالہ مجلہ پیغامِ حق صفحہ ۱۶ شمارہ ۸ نومبر ۲۰۱۲ء)

☆ ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ ’’جرابوں پر مسح کے جواز پر کوئی صحیح دلیل قائم نہیں ہوئی اور قائلین جواز کی سب دلیلوں پر واضح خدشات ہیں‘‘

(فتاویٰ ثنائیہ ۱/۴۴۳ بحوالہ جرابوں پر مسح کا شرعی حکم ص:۷۱)

☆ دوسری جگہ لکھتے ہیں ’’مسح جوربین کے متعلق ایک حدیث بھی ایسی نہیں جس کی صحت پر اجماع ہو...... پس ان احادیث ضعیفہ کی وجہ سے ظاہر قرآن کو کیسے چھوڑا جا سکتا ہے؟ کیسے ان پر عمل کیا جا سکتا ہے؟‘‘ (تحفۃ الاحوذی ۱/۲۸۵ بحوالہ جرابوں پر مسح کا شرعی حکم صفحہ ۸۰)

۹۔ عبدالرحمٰن محدث مبارکپوری کے استاذ محترم شیخ حسین بن محسن انصاری صاحب (م ۱۳۲۷ھ) جن کو مولانا ارشادالحق اثری صاحب نے اپنی کتاب ’’پاک و ہند میں علمائے اہلحدیث کی خدماتِ حدیث‘‘ طبع دوم نومبر ۲۰۰۱ء کے صفحہ ۴۷ پر ’شیخ، قاضی اور خلق کثیر کو آپ سے استفادہ کرنے والا‘ لکھا ہے جس میں علامہ صدیق حسن، علامہ شمس الحق ڈیانوی، مولانا عبداللہ غازی پوری جیسے مشہور علماء کا نام شمار کیا ہے اور عبدالرشید عراقی صاحب نے اپنی کتاب ’’برصغیر پاک و ہند میں علمائے اہلحدیث کے علمی کارنامے‘‘ کے صفحہ ۲۴۳ پر حسین بن محسن صاحب کو ’عظیم محدث، محقق، علم وعمل کا جامع‘ لکھا ہے اور نواب صدیق حسن صاحب نے ’’ابجدالعلوم‘‘ کے صفحہ ۸۸۶ پر حسین بن محسن انصاری کو حدیث میں اپنا استاذ مانا ہے۔ یہی شیخ حسین بن محسن صاحب لکھتے ہیں کہ ’’حاصل یہ کہ ثقہ حفاظ اثبات کی متواتر صحیح احادیث ایسے حفاظ جن پر نقد رجال میں اعتماد کیا جاتا ہے ان کی صحیح احادیث میں جرابوں اور جوتیوں پر مسح کا ذکر نہیں ان میں صرف موزوں پر مسح کا ذکر ہے تو جرابوں اور جوتیوں پر مسح کی روایت شاذ ہے۔‘‘

(فتاویٰ علمائے اہلحدیث ۱/۱۱۶، بحوالہ تجلیاتِ انور ۱/۳۴، از مفتی انور اوکاڑوی صاحب مدظلہ طبع مکتبہ امدادیہ ملتان)

☆ ایک اور مقام پر لکھتے ہیں "تحقیق صحیح یہ ہے کہ مسح کا جواز ان موزوں کے ساتھ مختص ہے جو مضبوط چمڑے کے ہوں اور جوربین (جرابوں) پر مسح جائز نہیں اگرچہ مجلد ہوں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے "فتاویٰ علمائے اہلحدیث ۱/۱۱۱، ۱۱۷، ۱۱۸" (بحوالہ جرابوں پر مسح کا شرعی حکم صفحہ ۱۶۶ تا ۱۶۸)

۱۰۔ مولوی علی محمد سعیدی مرتب فتاویٰ علمائے حدیث لکھتے ہیں "صحیح مسلک یہ ہے کہ رقیق جراب پر مسح کرنے سے احتیاط کرنی چاہئے جیسا کہ مولانا عبیداللہ مبارکپوری نے "مرعاۃ شرح مشکوٰۃ" میں طویل بحث کے بعد فیصلۂ احتیاط پر کیا ہے۔"

(فتاویٰ علمائے حدیث ۱/۱۰۰، بحوالہ تجلیاتِ انور ۱/۳۴، طبع مکتبہ امدادیہ ملتان)

۱۱۔ مولانا یونس دہلوی صاحب لکھتے ہیں "معمولی اور پتلی جرابوں پر مسح کرنا ناجائز ہے، مسح جراب کی اکثر حدیثیں ضعیف ہیں۔"

(دستور المتقی صفحہ ۸۷، مطبوعہ اسلامک پبلشنگ ہاؤس لاہور، بحوالہ مجلہ پیغامِ حق صفحہ ۱۶ شمارہ ۸ نومبر ۲۰۱۲ء)

مروجہ جرابوں پر مسح کرنے والے امام کی اقتداء درست نہیں

۱۔ "سوتی اور اونی جرابیں معمولی جن میں شرائط جواز مسح موجود نہ ہوں مسح کرنا درست نہیں، اس کے پیچھے نماز صحیح نہیں ہوئی اس نماز کو دہرانا چاہیے۔" (فتاوی دارالعلوم دیوبند مدلل و مکمل ج ۱ ص ۲۰۵)

☆ "اس زمانہ کے سوتی، اونی اور نائیلون کے موزوں پر کسی بھی مجتہد کے مسلک میں مسح جائز نہیں ہے اور ایسے موزوں پر مسح کرنے والے شخص کا وضو کسی بھی مسلک (حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی وغیرہ) میں صحیح نہیں ہے۔ ایسے موزوں پر مسح کرنے والے امام کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں ہے، ان پر مسح کر کے نہ خود امام کی نماز درست ہوگی اور نہ اس کی اقتداء میں پڑھنے والے مقتدیوں کی...... ایسے امام کی اقتداء میں پڑھی گئی نمازوں کا اعادہ ضروری ہے"

(آن لائن فتویٰ دارالافتاء دارالعلوم دیوبند جواب نمبر ۲۷۴، ۲۶ مئی ۲۰۰۷ء، فتویٰ نمبر ۳۲۶/ن:۳۱۹/ن)

☆ "مروجہ اونی، سوتی، نائیلون کے موزے جن میں مذکورہ (شرائط از ناقل) اوصاف

نہیں پائے جاتے ان پر مسح کرنا درست نہیں اور جو امام ان موزوں پر مسح کرے اس کی اقتداء صحیح نہیں ''(آن لائن فتوی دارالافتاء دارالعلوم دیوبند جواب نمبر ۴۵۷۵، ۱۱ مارچ ۲۰۰۸ء)

۲۔'' جس امام نے مروجہ جرابوں پر مسح کیا ہوا ہو وہ پاؤں کے غسل کا تارک ہے لہٰذا اس کی اقتداء درست نہیں اور جو نمازیں ایسی حالت میں پڑھ چکے ہوں ان کا اعادہ کریں۔''
(خیر الفتاوی جلد ۲، صفحہ ۲۰۳، از مفتی خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ طبع مکتبہ امدادیہ ملتان)

۳۔'' کسی نے رقیق سادہ موزوں پر مسح کیا ہے تو اس کے پیچھے نماز درست نہیں اور پڑھ لی ہو تو اس کا اعادہ واجب ہے۔''(تحفۃ اللمعی شرح ترمذی ۱/ ۳۶۹ از مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری رحمہ اللہ تعالی)

۴۔ چمڑے کے موزوں کے علاوہ باریک سوتی یا اونی موزوں/ جرابوں پر مسح کرنے سے وضو نہیں ہوگا لہٰذا اس سے اجتناب ضروری ہے، جو شخص باریک اونی یا سوتی جرابوں پر مسح کرے اس کا وضو نہیں ہوگا، اس لئے اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔

فقط و اللہ اعلم۔''(آن لائن فتوی نمبر ۱۴۳۹۰۶۲۰۰۰۴۵ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی)

۵۔'' سوتی یا نائیلون کے باریک موزوں (جن میں پانی سرایت کر جاتا ہے) پر مسح کسی بھی حال میں جائز نہیں ہے چاہے انہیں وضو کی حالت میں پہنا ہو یا بے وضو پہنا ہو، اسی طرح جوتوں اور کھلے ہوئے پیروں پر بھی مسح کی قطعاً اجازت نہیں ہے، اگر کوئی اس طرح کے موزوں اور جوتوں پر مسح کرلے تو جمہور علماء کے نزدیک اس کا وضو مکمل نہ ہوگا اور جب اس کا وضو مکمل نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا بھی جائز نہ ہوگا۔''

املاہ احقر محمد سلمان منصور پوری غفرلہ ۳/ ۱۱/ ۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح: شبیر احمد عفا اللہ عنہ

(کتاب النوازل ج ۳ ص ۱۳۸-۱۳۹ از شیخ الحدیث مفتی سید محمد سلمان منصور پوری صاحب مدظلہم)

۶۔ امت کے تمام مستند فقہاء و مجتہدین کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ باریک موزے جن سے

پانی چھن جاتا ہو یا وہ کسی چیز سے باندھے بغیر پنڈلی پر کھڑے نہ رہتے ہوں یا ان میں تین میل مسلسل چلنا ممکن نہ ہو اُن پر مسح جائز نہیں۔ چونکہ ہمارے زمانے میں جو سُوتی، اُونی اور نائیلون کے موزے رائج ہیں وہ باریک ہوتے ہیں اور ان میں مذکورہ اوصاف نہیں پائے جاتے اس لئے ان پر مسح کسی حال میں جائز نہیں اور جو شخص ایسا کرے گا تو امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ بلکہ کسی بھی مجتہد کے مسلک میں اس کا وضو صحیح نہیں ہوگا اور ایسے امام کی اقتداء ناجائز ہے" (۱۴۳۸۰۲۲۰۰۰۶۴ دارالافتاء بنوری ٹاؤن کراچی)

آخری گذارش

شریعت مقدسہ میں اللہ رب العزت نے عمل کرنے کے ضابطے اور قانون دیئے ہیں اور نبی کریم ﷺ، خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم وفقہاء عظام رحمہم اللہ تعالیٰ نے عملی طور پر امت کو قانون شریعت سمجھائے ہیں۔ ہر عمل کے کرنے اور نہ کرنے کی شرائط کو پس پشت ڈال کر عمل کیا جائے تو وہ عمل مقبول ہونے کی بجائے پکڑ کا سبب بن جاتا ہے، اس کی بہت سی مثالیں دی جاسکتی ہیں جیسے نماز کے لئے پاک ہونا، جنازہ پڑھنے، پڑھانے والے اور جس کا جنازہ پڑھا جارہا ہو اس کا مسلمان ہونا، نصاب پورا ہونے پر صاحب زکوٰۃ ہوجانا، شرائط پورا ہونے پر حج کا فرض ہوجانا، تراویح کے لئے رمضان المبارک کا مہینہ ہونا وغیرہ ضروری ہیں اسی طرح جرابوں پر مسح کی جو شرائط قانون شریعت میں موجود ہیں ان کے نہ ہونے کی صورت میں قطعاً مسح کرنا درست نہیں اور وضو ناقص رہے گا اور جب وضو ہی ناقص رہا تو اس کے بعد نماز بھی درست نہ ہوگی اور وضو اور نماز کے جتنے بھی فضائل ہیں ان سے محرومی ہوگی اور جتنی وعیدات ان کے چھوڑنے پر قرآن وسنت میں موجود ہیں ان کا مستحق ہوجائے گا۔

لہٰذا محترم بھائیو اور دوستو! ضد اور آرام پسندی کو ترک کرکے اللہ رب العزت کے لئے ذراسی مشقت برداشت فرماکر صحیح معنوں میں وضو درست فرمایئے اور مروجہ جرابوں پر مسح کی

بجائے چمڑے کے موزے استعمال کر کے سہولت سے فائدہ بھی اٹھایئے اور اللہ رب العزت کا قرب بھی پایئے۔ ذیل میں خفین پر مسح کے متعلق ضروری مسائل ملاحظہ فرمائیں:

مسح علی الخفین کا حکم متواتر ہے

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''حفاظ کی ایک بڑی جماعت نے تصریح کی ہے کہ مسح علی الخفین کا حکم متواتر ہے اور بعض حضرات نے اس کے روایت کرنے والے صحابہ ﷺ کو جمع کیا تو وہ اسّی (۸۰) سے زیادہ تھے جن میں عشرہ مبشرہ بھی ہیں''

عن علی رضی اللہ عنہ، قال: لو کان الدین بالرأی، لکان أسفَلُ الْخُفِّ أولی بالمسح من أعلاہ، وقد رأیتُ رسول اللّٰہِ ﷺ یَمْسَحُ علی ظاہِرِ خُفَّیہ. (ابوداؤد، رقم: ۱۶۲، باب کیف المسح) قال العسقلانی: رواہ ابوداؤد باسناد حسن (بلوغ المرام: ۱/۲۰، ط: دار أطلس للنشر والتوزیع، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ)

☆ متقدمین ومتاخرین علماءِ کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسح علی الخفین کی مشروعیت صحیح احادیث مبارکہ سے ثابت ہے، بہت سے حفاظِ حدیث کے نزدیک مسح علی الخفین کے ثبوت کی احادیث تواتر کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں:

☆ قال السرخسی رحمہ اللہ تعالیٰ: ان المسح علی الخفین جائز بالسنۃ، فقد اشتہر فیہ الاثر عن رسول اللہ ﷺ قولا وفعلا. (المبسوط ۱/۹۷ دارالمعرفۃ بیروت)

☆ قال الکاسانی رحمہ اللہ تعالیٰ : ان الامۃ لم تختلف علیٰ ان رسول اللّٰہ ﷺ مسح...... (بدائع الصنائع ۱/۷ دارالکتب العلمیہ بیروت)

☆ قال الحصکفی رحمہ اللہ تعالیٰ: وفی "التحفۃ": (ثبوتہ بالاجماع؛ بل بالتواتر، رواتہ اکثر من ثمانین، منہم العشرۃ) (الدر المختار مع رد المحتار ۱/۲۶۵ دارالفکر بیروت)

☆ قال البنوری رحمہ اللہ تعالیٰ: وقد صرح جمع من الحفاظ بان المسح علی الخفین متواتر (معارف السنن ۱/۳۳۱ باب المسح علی الخفین، ایچ ایم سعید کراچی)

علامہ زیلعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نصب الرایہ میں مسح علی الخفین سے متعلق چھیالیس (۴۶) احادیث کو ''الاصح فالاصح'' کی ترتیب پر جمع کیا ہے اور علامہ عینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''نخب الافکار'' میں لکھا ہے کہ مسح علی الخفین کی احادیث روایت کرنے والے سرسٹھ (۶۷) صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ہیں، اُنہوں نے ہر صحابی کی روایت اور اس کا ماخذ اور حکم بھی بیان کیا ہے۔

قال الزیلعی رحمہ اللہ تعالیٰ: انا اذکر من هذه الاحادیث ماتیسر لی وجوده، مستعینا بالله، وابدا بالاصح فالاصح فاقول: منها حدیث جریر بن عبدالله البجلی...... الخ. (نصب الرایة ۱/۱۶۲، باب المسح علی الخفین)

قال العینی رحمہ اللہ تعالیٰ: اعلم انا نشیر الی الجماعة من الصحابة الذین رووا المسح علی خفین باشارة لطیفة، وهم سبعة وستون صحابیًا...... الخ. (نخب الافکار ۲/۱۸۵، ۱۹۰ وزارة الاوقاف والشؤون الاسلامیه، قطر کذا فی البنایة شرح الهدایة ۱/۵۷۱ دارالکتب بیروت)

مسح علی الخفین کی تعریف

شریعت میں مسح علی الخفین کی تعریف یہ ہے کہ مخصوص موزے کو مخصوص اوقات میں (پانی سے) تری پہنچانا۔

قال الحصکفی: وشرعًا: اصابة البِلّة لخُفّ، مخصوص فی زمن مخصوص. (الدرالمختار مع ردالمختار ۱/۲۶۱ دارالفکر بیروت ۱/۴۳۶، ط: زکریا دیوبند ۲/۱۷۳)

مسح میں نیت کا حکم

مسح میں نیت کرنا شرط نہیں ہے لہٰذا کسی نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا اور اس سے وضو میں سکھانے کی نیت کی، طہارت کی نیت نہیں کی، تب بھی مسح صحیح ہو جائے گا۔

والنیة لیس بشرط لجواز المسح علی الخفین. (فتاویٰ تاتارخانیہ ۱/۲۱۲، فتاویٰ ھندیہ ۱/۳۳)

مسح میں فرض

مسح میں دو فرض ہیں (۱) موزوں کے اوپر کی جانب سے مسح کرے۔ (۲) مسح دونوں

پاؤں پر ہاتھ کی تین انگلیوں کے برابر کرے۔(عمدۃ الفقہ ص:۲۳۶)

مسح کی فرض مقدار

انگلیوں کے مقام سے تسمہ باندھنے کی جگہ تک ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے بقدر لمبائی اور چوڑائی دونوں اعتبار سے ہر موزے کا تر ہو جانا فرض ہے، اس سے کم میں مسح درست نہیں ہوگا۔ تسمہ باندھنے کی جگہ وہ ہڈی ہے جو پاؤں کی پشت پر بیچ میں اٹھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

قال الحصكفي: (وفرضه) عملاً (قدرُ ثلاثِ اصابعِ اليد) اصغرها طولاً وعرضاً مِن كلّ رجل. قال ابن عابدين: (قوله: قدر ثلاث اصابع) اشار الى ان الاصابع غير شرط، وانما الشرط قدرها، "شُرنبلالية" (قوله: طولا وعرضا) كذا في شرح المنية، اى: فرضه قدر طول الثلاث اصابع وعرضها. (الدر المختار مع ردالمحتار ۱/۲۷۲ دار الفكر بيروت)

مسئلہ: صرف انگلیوں کے سرے سے مسح کرنا صحیح نہیں ہاں اگر انگلیاں اتنی تر ہوں کہ پانی ان سے ٹپک رہا ہو جس کی وجہ سے تین انگلیوں کے بقدر خفین تر ہو جائیں تو مسح صحیح ہو جائے گا۔(غنیۃ المستملی ص:۹۶ دار الکتاب دیوبند، الدر المختار مع رد المحتار ۱/۲۷۲ بیروت، فتاویٰ ہندیہ ۱/۳۳)

مسح کا سنت طریقہ

خفین پر مسح کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی انگلیاں دائیں پاؤں کے موزے کے سرے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں پاؤں کے موزے کے سرے پر رکھی جائیں اور ٹخنوں سے اوپر تک ان کو اس طرح کھینچا جائے کہ انگلیاں کھلی رہیں۔

كذا في ردالمحتار وكيفيتهُ كماذكره قاضي خان في شرح الجامع الصغير ان يضع اصابع يده اليمنى على مقدم خفه الايمن واصابع يده اليسرى على مقدم خفه الايسر من قبل الاصابع فاذا تمكنت الاصابع يمدها حتى ينتهي الى اصل الساق فوق الكعبين يلحقهما فرض الغسل ويلحقهما سنة المسح وان وضع الكفين مع الاصابع كان احسن هكذا روى عن محمد (ردالمحتار كتاب الطهارة باب المسح على الخفين ۱/۲٦۷ ط:سعيد، فتاوى هنديه كتاب

الطهارة الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الاول في الامور ۱/۳۲ ط: رشيديه)
وكذا في فتح القدير : صورته ان يضع اصابع اليمنى على مقدم الايسر ويمدهما الى الساق فوق الكعبين ويفرج اصابعه هذا هو الوجه المسنون. (فتح القدير كتاب الطهارات باب المسح على الخفين ۱/۱۵۰ دار الكتب العلميه، فتاوىٰ انوار العلوم ج ۱ ، ص ۳۵۹ طبع جمادى الاول ۱۴۳۶ھ دار الناشر لاهور)

عن المغيرة بن شعبة قال: رأيت رسول الله ﷺ بال، ثم جاء حتى توضأ ومسح على خفيه، ووضع يده اليمنى على خفه الايمن، ويده اليسرى على خفه الأيسر، ثم مسح اعلاهما مسحة واحدة، حتى كأني انظر الى اصابع رسول الله ﷺ على الخفين. (مصنف ابن ابى شيبة رقم: ۱۹۵۷) قال العثماني التهانوى: رجاله رجال الجماعة. (اعلاء السنن ۱/۳۴۵ ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچى، اشرفيه، ديوبند)

مسئلہ: اگر مسح اس طرح کیا جائے کہ تین انگلیاں رکھ دی جائیں اور ان کو کھینچا نہ جائے تو جائز ہے مگر خلافِ سنت ہے۔ (غنیۃ المستملی ص:۹۶ دارالکتاب دیو بند، فتاویٰ ھندیہ ۱/۳۳ بیروت)

مسئلہ: مسح میں تکرار مشروع نہیں ہے، صرف ایک مرتبہ مسح کرنا مسنون ہے۔ (المبسوط ۱/۱۰۰ بحوالہ موزوں پر مسح کے شرعی احکام مکتبہ علم وفقہ دیو بند مرتب مفتی محمد مصعب دارالافتاء دارالعلوم دیو بند)

مسئلہ: مسح میں تیامن یعنی پہلے دائیں موزے کا مسح کرنا مسنون نہیں ہے بلکہ دونوں موزوں کا مسح ایک ساتھ کرنا مسنون ہے۔

قال ابن عابدين: وظاهره ان التيامن فيه غير مسنون كما في مسح الاذن. (الدرالمختار مع رد المحتار ۱/۲۶۰)

موزوں پر مسح صحیح ہونے کی شرائط

پہلی شرط: جن موزوں پر مسح کیا جائے وہ ایسے ہوں کہ پیر کے اس حصہ کو چھپالیں جس کا دھونا وضو میں فرض ہے البتہ اگر ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے برابر تین انگلیوں سے کم کھلا رہ جائے تو مضائقہ نہیں اور اگر موزے اتنے چھوٹے ہوں کہ ان میں ٹخنے موزے کے اندر نہ چھپ سکیں تو ان پر مسح درست نہیں ہوگا۔ (الدرالمختار مع ردالمحتار ۱/۲۶۱ دارالفکر بیروت)

دوسری شرط: موزوں کا پیر کی ہیئت پر بنا ہوا ہونا اور متصل ہونا نہ ضروری ہے یعنی موزے اس قدر بڑے نہ ہوں کہ کچھ حصہ ان کا پیر سے خالی رہ جائے۔ (کتاب المسح علی الخفین ص:۷۶)

تیسری شرط: موزوں کا اتنا مضبوط ہونا شرط ہے جنہیں پہن کر جوتے کے بغیر ایک فرسخ، تین میل شرعی (تقریباً ساڑھے پانچ کلومیٹر پیدل چلا جا سکتا ہو۔ (الدر المختار مع رد المحتار ۱/۲۶۳)

چوتھی شرط: موزوں کا ایسا دبیز ہونا ضروری ہے کہ بغیر کسی چیز سے باندھے ہوئے پیروں پر رک سکیں۔ (الدر المختار مع رد المحتار ۱/۲۶۱، کتاب المسح علی الخفین ص:۷۶)

پانچویں شرط: موزے کا اس قدر پھٹا ہوا نہ ہونا جو مسح کے لئے مانع ہو۔ (الدر المختار مع رد المحتار ۱/۲۶۱، کتاب المسح علی الخفین ص:۷۶)

چھٹی شرط: پانی کو جذب نہ کرے یعنی اگر ان پر پانی ڈالا جائے تو پانی اس کے نیچے کی سطح تک نہ پہنچے۔ (الدر المختار مع رد المحتار ۱/۲۶۱)

ساتویں شرط: حدث سے پہلے موزوں کا طہارت کاملہ کی حالت میں پہنا ہوا ہونا شرط ہے۔ (تفصیل کیلئے دیکھئے الدر المختار مع رد المحتار ۱/۲۷۱، فتاوی ہندیہ ۱/۳۳، المبسوط ۱/۹۹ دار المعرفۃ بیروت)

آٹھویں شرط: مسح کرنے والا جنبی نہ ہو، اگر کسی پر غسل فرض ہو گیا تو اس کے لئے خفین پر مسح کرنا جائز نہیں ہے بلکہ خفین اتار کر دونوں پاؤں دھونا ضروری ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار ۱/۲۶۶، المبسوط ۱/۹۹، بدائع الصنائع ۱/۱۰ دار الکتب العلمیہ بیروت، فتاوی ہندیہ ۱/۳۳)

نویں شرط: مسح کا موزے کے اوپر ظاہری سطح پر ہونا ضروری ہے یعنی خفین میں نیچے تلوے کی طرف یا صرف ایڑیوں کی طرف یا موزے کے دونوں کناروں پر یا ٹخنے کے اوپر یا پنڈلی پر مسح کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار ۱/۲۶۷، غنیۃ المستملی ص:۹۶، فتاوی ہندیہ ۱/۳۲)

دسویں شرط: موزوں پر مسح صحیح ہونے کی یہ بھی شرط ہے کہ ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے بقدر قدم کا اوپری حصہ باقی ہو، اگر کسی کا پیر اتنا کٹ گیا کہ ہاتھ کی چھوٹی

کے بقدر بھی باقی نہیں رہا اگر چہ ایڑی کا حصہ باقی ہو تو اس کے لئے اتنے پھٹے موزے پہن کر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار ۱/۲۷۲، بحوالہ کتاب المسح علی الخفین)

مسح کی مدت

مقیم کے لئے ایک دن رات (یعنی چوبیس گھنٹے) اور مسافر کے لئے تین دن رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) تک موزوں پر مسح کرنا جائز ہے اور اس مدت کی ابتداء پہننے کے وقت سے نہیں ہوگی بلکہ پہلی مرتبہ حدث لاحق ہونے کے وقت سے ہوگی۔ (الدر المختار مع رد المحتار ۱/۲۷۱، غنیۃ المستملی ص:۹۴ دار الکتاب دیوبند، البحر الرائق ۱/۱۸۰ دار الکتب الاسلامی)

قال الحصکفی رحمہ اللہ تعالی: (یومًا ولیلۃ لمقیم وثلاثۃ ایام ولیالیھا لمسافر. (الدر المختار مع رد المحتار ۱/۲۷۱ دار الفکر بیروت)

مسح علی الخفین کے متفرق مسائل

مسئلہ: اگر ایک موزے کا مسح باطل ہو گیا تو دوسرے موزے کا مسح بھی باطل ہو جائے گا۔ (الدر المختار مع رد المحتار ۱/۲۷۵، دار الفکر بیروت)

مسئلہ: مسح کی مدت گزر جائے خواہ اس نے ایک بار بھی مسح نہ کیا ہو تب بھی موزوں کو اتار کر پیروں کو دھونا ضروری ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار ۱/۲۷۵ دار الفکر بیروت)

مسئلہ: جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے جیسے بول، براز وغیرہم، ایسی صورت میں نیا وضو کرتے وقت دوبارہ مسح کرنا ہوگا۔ (البحر الرائق ۱/۱۸۶ دار الکتاب الاسلامی، درر الحکام شرح غرر الاحکام ۲/۱۳۲ دار الکتب العلمیہ بیروت، الدر المختار مع رد المحتار ۱/۲۷۵، دار الفکر بیروت، الفتاویٰ الھندیہ ۱/۳۴ دار الفکر بیروت ۱/۸۸)

مسئلہ: موزے کا پاؤں سے یا پاؤں کے اکثر حصہ سے اتر جانا خواہ قصداً اتارے یا بغیر قصد کے اتر جائیں، اس صورت میں موزوں کو اتار کر پاؤں دھونا واجب ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار ۱/۲۷۶، غنیۃ المستملی ص:۱۰۰ طبع دار الکتاب دیوبند، الفتاویٰ الھندیہ ۱/۳۴ دار الفکر بیروت، تسہیل بہشتی)

۱۹۵/۱)

مسئلہ: اگر کسی کا وضو نہیں ٹوٹا لیکن اس نے موزے اتار دیئے تو مسح ختم ہو گیا، اب صرف پاؤں دھولے، پورا وضو کرنے کی ضرورت نہیں البتہ بہتر یہ ہے کہ پورا وضو کرے۔ (الدر المختار مع رد المحتار ۱/۲۷۶ بیروت، المحیط البرہانی ۱/۱۷۶ الفصل السادس دار الکتب العلمیہ بیروت، غنیۃ المستملی ص:۱۰۸ دار الکتاب دیوبند، الفتاویٰ الھندیہ ۱/۳۴)

مسئلہ: اگر کوئی شخص خفین پہننے کے بعد سو گیا تو مسح کی مدت سونے کے اول وقت سے شمار ہوگی، اٹھنے کے بعد سے نہیں۔ (الدر المختار مع رد المحتار ۱/۲۷۱ دار الفکر بیروت)

مسئلہ: وضو کرنے کے بعد موزے پہن لئے، ابھی وضو ٹوٹا نہیں تھا، ایسی حالت میں موزے اتارنے یا مدت پوری ہونے سے پاؤں کا دوبارہ دھونا لازم نہیں کیونکہ ابھی مسح کی مدت شروع ہی نہیں ہوئی۔ (حاشیۃ الشلبی علی تبیین الحقائق ۱/۵۰، المحیط البرہانی ۱/۱۷۶ الفصل السادس)

مسئلہ: اگر مسح کرنے والا مقیم ۲۴ گھنٹے پورا ہونے سے پہلے شرعی مسافر ہو جائے اور شرعی مسافت یا اس سے زائد (یعنی سوا ستتر یا زائد کلومیٹر) کے ارادے سے آبادی سے باہر نکل جائے تو اس کے لئے ۷۲ گھنٹے تک مسح کرنے کی اجازت ہوگی۔ (الدر المختار مع رد المحتار ۱/۲۷۸ طبع دار الفکر بیروت، غنیۃ المستملی ص:۹۷، الفتاویٰ الھندیہ ۱/۳۳ طبع دار الفکر بیروت)

مسئلہ: اگر حالتِ سفر میں مسح شروع کیا اور ۲۴ گھنٹے سے پہلے مقیم ہو گیا تو ۲۴ گھنٹے پورے ہونے تک مسح کی گنجائش ہوگی اور اگر ۲۴ گھنٹے پورے ہونے کے بعد مقیم ہوا ہے تو اب حالتِ اقامت میں اس کے لئے آگے مسح کرنا جائز نہیں ہوگا بلکہ موزے اتار کر پیر دھونے ضروری ہوں گے۔ (الدر المختار مع رد المحتار ۱/۲۷۸ دار الفکر بیروت، غنیۃ المستملی ص:۹۷ دار الکتاب دیوبند)

مسئلہ: جس طرح مسح مردوں کے لئے جائز ہے اسی طرح عورتوں کے لئے بھی جائز ہے۔ (البحر الرائق ۱/۱۷۶ دار الکتاب الاسلامی، غنیۃ المستملی ص:۹۵ دار الکتاب دیوبند)

مسئلہ: اگر کوئی شخص باوضو ہو اور دوبارہ وضو کرے تو اس کے لئے خفین پر مسح کرنا جائز

ہے۔(الدر المختار مع رد المحتار ۱/۲۶۶ دار الفکر بیروت)

مسئلہ: ٹخنوں سے اوپر کے حصہ میں سے موزہ پھٹا ہوا ہو تو ایسی صورت میں مسح کرنا درست ہے۔(البحر الرائق کتاب الطہارۃ باب المسح علی الخفین ۱/۳۰۶، فتاویٰ شامیہ کتاب الطہارۃ باب المسح علی الخفین ۱/۲۷۳، تبیین الحقائق کتاب الطہارۃ باب المسح علی الخفین ۱/۱۴۶، الجوہرۃ النیرۃ کتاب الطہارۃ باب المسح علی الخفین ۱/۳۲ قدیمی، فتاویٰ قاضی خان کتاب الطہارۃ فصل فی المسح علی الخفین ۱/۲۴، فتاویٰ انوار العلوم ۱/۳۶۶)

مسئلہ: مسح علی الخفین کا منکر مبتدع ہے اور اہل سنت والجماعت سے خارج ہے۔

(فتاویٰ شامیہ کتاب الطہارۃ باب المسح علی الخفین ۱/۲۹۴ طبع رشیدیہ، بدائع الصنائع کتاب الطہارۃ باب المسح علی الخفین ۱/۷۷، فتاویٰ تاتارخانیہ کتاب الطہارۃ باب المسح علی الخفین ۱/۲۶۲، البحر الرائق کتاب الطہارۃ باب المسح علی الخفین ۱/۲۸۸، فتاویٰ انوار العلوم ۱/۳۶۷)

مسئلہ: اگر پوری انگلیوں کو موزے پر نہیں رکھا بلکہ فقط انگلیوں کا سرا موزہ پر رکھ دیا اور انگلیاں کھڑی رکھیں تو یہ مسح بالاتفاق درست نہیں ہوا، البتہ اگر انگلیوں سے پانی برابر ٹپک رہا ہو جس سے بہہ کر تین انگلیوں کے برابر پانی موزے کو لگ جائے تو مسح درست ہو جائے گا۔

(الدر المختار مع رد المحتار ۱/۲۷۲ دار الفکر بیروت)

مسئلہ: مسح کے لئے نیا پانی لینا ضروری نہیں ہے، دھونے کی جو تری باقی ہو اس سے مسح جائز ہے پانی ٹپکتا ہو یا نہ ٹپکتا ہو لیکن سر کے مسح کے بعد جو تری ہاتھ پر باقی ہو اُس سے مسح جائز نہیں ہے۔(الدر المختار مع رد المحتار ۱/۲۶۶، فتاویٰ ھندیہ ۱/۳۳، فتاویٰ تاتارخانیہ ۱/۴۰۳، رقم ۹۵۰ زکریا دیوبند)

مسئلہ: صرف ہتھیلی یا صرف انگلیوں سے مسح کرنا درست ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ دونوں سے مسح کرے۔(غنیۃ المستملی ص:۹۵ دار الکتاب دیوبند، فتاویٰ ھندیہ ۱/۳۳)

مسئلہ: بلا عذر صرف ایک پاؤں پر موزے پہن کر مسح کرنا اور دوسرے کو دھونا مشروع نہیں ہے، اس طرح مسح صحیح نہیں ہوگا۔(کتاب المسح علی الخفین ص:۶۹)

مسئلہ: اگر کسی شخص کے ایک پاؤں پر زخم ہو جس کے دھونے پر وہ قادر نہ ہو اور نہ مسح کرنے

پر، تو اس کے لئے مسح معاف ہے لہٰذا صرف دوسرے پاؤں کے موزے پر مسح کرکے نماز پڑھنا جائز ہے۔ (الفتاویٰ الھندیہ ۱/۳۲)

مسئلہ: اگر کسی شخص کا ایک ہی پاؤں پیدائشی ہے یا بعد میں ایک پاؤں کٹ گیا تو باقی ایک پیر پر موزہ پہن کر مسح کرنا جائز ہے۔ (الدرالمختار مع ردالمحتار ۱/۲۷۳ دارالفکر بیروت)

مسئلہ: حضور ﷺ نے موزوں پر مسح کرکے امامت فرمائی ہے اس لئے مسح کرنے والے کی امامت کے صحیح ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ (کتاب المسح علی الخفین ص:۱۷)

مسئلہ: اگر خفین ایڑی اور انگلیوں کے علاوہ کہیں سے پھٹے ہوں خواہ اوپر سے یا نیچے سے، اگر اس قدر پھٹا ہو کہ چلنے کی حالت میں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے مکمل تین انگلیوں کی لمبائی اور چوڑائی کے بقدر پیر کھل جاتا ہو تو ایسے موزے پر مسح جائز نہیں ہے۔

(الدرالمختار مع ردالمحتار ۱/۲۷۳ دارالفکر بیروت، فتاویٰ ھندیہ ۱/۳۴، غنیۃ المستملی ص:۹۸)

مسئلہ: اگر موزہ ایڑی کے پاس سے پھٹا ہو تو اس پر مسح اس وقت صحیح نہیں ہوگا جب کہ پھٹن اس قدر ہو کہ چلنے کی حالت میں اس سے ایڑی کا اکثر حصہ کھل جاتا ہو۔

(الدرالمختار مع ردالمحتار ۱/۲۷۴ دارالفکر بیروت، المحیط البرہانی ۱/۱۷۳ الفصل السادس)

مسئلہ: اگر موزے پر مسح کی بجائے اسے دھولیا اور مسح کی نیت نہیں تھی، صفائی پیش نظر تھی تب بھی مسح ہوجائے گا اگرچہ موزے کا دھونا خلاف سنت ہے۔

(کتاب المسح علی الخفین موزوں پر مسح کے شرعی احکام ص:۶۸ ناشر مکتبہ علم وفقہ دیوبند انڈیا)

مسئلہ: اگر کوئی شخص خفین پر خود مسح کرنے کی بجائے دوسرے شخص سے مسح کرالے تو بھی مسح درست ہوجائے گا۔ (منحۃ الخالق علی البحر الرائق ۱/۱۸۲، دارالکتاب الاسلامی)

مسئلہ: ایک شخص (جو خفین پہنے ہوئے تھا) اس کے پاس اتنا کم پانی ہے کہ اگر وہ اس سے خفین اتار کر پیر دھونے کے ساتھ مکمل وضو کرنا چاہے تو نہیں کرسکتا، ہاں اگر خفین اتار کر دونوں پیروں کو دھونے کی بجائے مسح کرلے تو اس پانی سے باقی اعضاء دھل سکتے ہیں تو ایسے

شخص کے لئے خفین پر مسح کرنا واجب ہے، خفین اتار کر پیر دھونا جائز نہیں ہے۔ (کتاب المسح علی الخفین موزوں پر مسح کے شرعی احکام ص:۶۸)

مسئلہ: خفین پہنا ہوا شخص اگر وضو میں خفین اتار کر دونوں پیر دھوئے گا تو فرض نماز تو مل جائے گی لیکن وقوفِ عرفہ فوت ہو جائے گا تو ایسی صورت میں خفین پر مسح کرنا واجب ہے تاکہ نماز کے ساتھ ساتھ وقوفِ عرفہ بھی ادا ہو جائے۔ (کتاب المسح علی الخفین ص:۶۸ ناشر علم وفقہ دیوبند)

مسئلہ: اگر کسی موقع پر مسح نہ کرنے سے رافضی یا خارجی ہونے کا لوگوں کو گمان ہو وہاں بھی مسح کرنا واجب ہے۔ (الدرالمختار مع ردالمحتار ۲۶۴/۱)

مسئلہ: اگر کسی کی انگلیاں کٹ جائیں تو اس کے موزے کی پھٹن کا اعتبار دوسرے شخص کی انگلیوں سے کیا جائے گا۔ (الدرالمختار مع ردالمحتار ۲۷۳/۱، فتاویٰ ھندیہ ۳۴/۱)

مسئلہ: اگر موزہ پھٹنے کی وجہ سے انگلیوں کے صرف پورے (سرے) نظر آئیں تب بھی اس پر مسح جائز رہے گا۔ (المحیط البرہانی ۲۷۳/۱ ادارالکتب العلمیہ بیروت)

مسئلہ: موزہ انگلیوں کے پاس سے پھٹا ہوا اور اس قدر ہو کہ چلنے کی حالت میں تین انگلیاں مکمل کھل جاتی ہیں تو ایسی صورت میں معتبر یہ ہے کہ وہی تین انگلیاں مکمل کھلیں خواہ کوئی سی ہوں، چھوٹی تین انگلیوں کا یہاں اعتبار نہیں ہوگا لہٰذا اگر انگوٹھا اور اس کے برابر کی انگلی کھل گئی تو مسح جائز ہوگا حالانکہ یہ دونوں مل کر تین چھوٹی انگلیوں کے برابر ہیں، ہاں اگر انگوٹھا اور اس کے برابر کی دونوں انگلیاں کھل جائیں تو مسح جائز نہیں ہوگا۔ (الدرالمختار مع ردالمحتار ۲۷۳/۱ دارالفکر بیروت، غنیۃ المستملی ص:۹۸، فتاویٰ ھندیہ ۳۴/۱)

مسئلہ: اگر موزے پاؤں سے بڑے ہوں تو موزے پر ایسی جگہ مسح کرنے کا اعتبار نہیں ہوگا جو پاؤں سے خالی ہو، ہاں اگر اس خالی جگہ میں پاؤں لے جا کر اس پر مسح کرے تو جائز ہے لیکن اگر اس کے بعد اس کا پاؤں اس جگہ سے جدا ہو جائے تو دوبارہ مسح کرے۔ (الدرالمختار مع ردالمحتار ۲۶۲/۱، فتاویٰ ھندیہ ۳۲/۱)

مسئلہ: جس موزے پر مسح جائز ہے اگر وہ اتنا گھس گیا ہے کہ جوتے پہنے بغیر تقریباً ساڑھے پانچ کلومیٹر چلنے سے پھٹ جانے کا اندیشہ ہوتو اس پر مسح جائز نہیں ہے۔ (درر الاحکام ۱/۳۹۳، الدر المختار مع ردالمحتار ۱/۲۶۴)

مسئلہ: اگر جنبی کے پاس غسل کے لئے پانی نہیں تھا جس کی وجہ سے اس نے تیمم کیا پھر اس کو حدث لاحق ہوگیا اور اتنا پانی مل گیا کہ فقط وضو کر سکے لہٰذا اس نے وضو کیا اور دونوں پاؤں دھوئے پھر موزے پہن لئے تو ایسی صورت میں اب اس شخص کے لئے دوبارہ وضو کے وقت موزوں پر مسح کرنا جائز ہے لیکن اگر غسل کے لئے پانی مل گیا تو اس کی جنابت لوٹ آئے گی اور مسح بھی باطل ہوجائے گا۔ (الدر المختار مع ردالمحتار ۱/۲۵۵ باب التیمم دارالفکر بیروت، ردالمحتار ۱/۲۳۲ باب التیمم، فتاویٰ ھندیہ ۱/۳۳)

مسئلہ: اگر کسی نے وضو یا غسل کے بدلے پانی نہ ہونے کی وجہ سے تیمم کرلیا اور خفین پہن لئے تو اب پانی ملنے کے وقت اس کے لئے موزے پر مسح جائز نہیں ہوگا بلکہ موزے اتار کر پیروں کا دھونا ضروری ہوگا۔ (الدر المختار مع ردالمحتار ۱/۲۷۱، فتاویٰ ھندیہ ۱/۳۳)

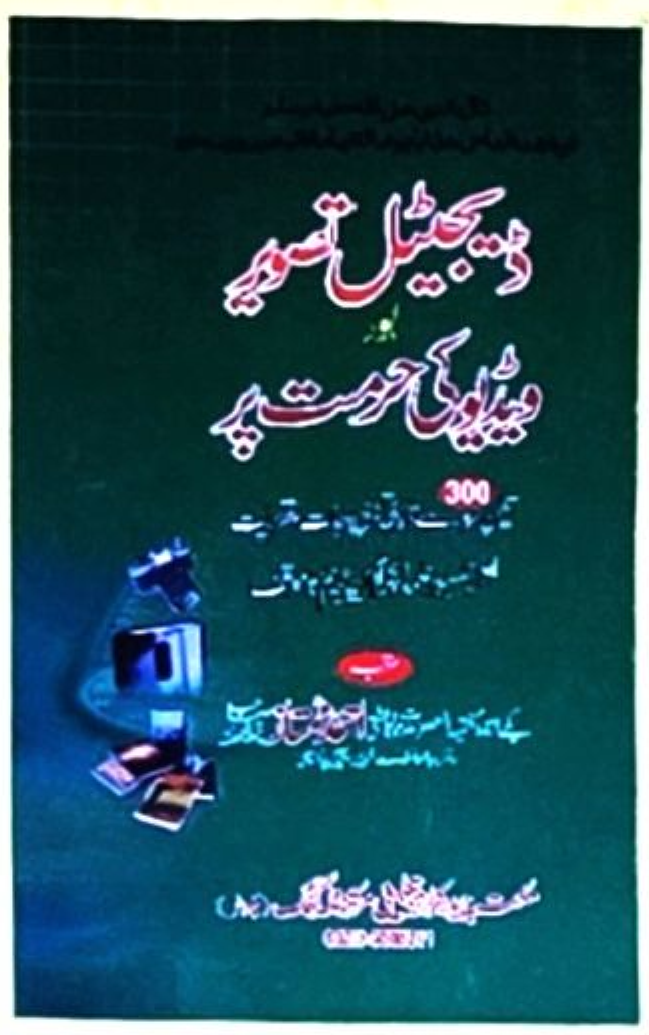
مسئلہ: مسنون غسل کرنے میں بھی خفین اتارنے ضروری ہیں، اس کے بغیر غسل مسنون ادا نہیں ہوگا۔ (الدر المختار مع ردالمحتار ۱/۲۶۷)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص وتقویٰ کا اعلیٰ مقام عطا فرمائے......آمین

0323-3505211

ادارہ کی دیگر مطبوعات







1 ڈیجیٹل تصویر اور ویڈیو کی حرمت پر تین سو سے زائد فتاوی جات وتحریرات اور جمہور علماء کرام زید مجدہم کا موقف

2 اسلام اور پاکستان کا درس امن

3 عمرہ کا مسنون آسان اور تفصیلی طریقہ قدم بہ قدم

4 جملوں کی شناخت کیسے کریں؟

5 موٹر سائیکل کی مروجہ لکی ڈرا کمیٹی ناجائز اور حرام ہے۔ دس فتاوی جات (تحقیقی مدلل پمفلٹ)

6 پرائز بانڈ پر ملنے والا نفع سود اور قمار ہونے کی وجہ سے ناجائز اور حرام ہے۔ بیس فتاوی جات (تحقیقی مدلل پمفلٹ)

7 فاسد اور باطل خرید وفروخت کی مروجہ صورتیں۔۔۔ (مدلل پمفلٹ)

8 مرغے۔ بٹیر اور دیگر جانور یا پرندے لڑانا نیز کبوتر بازی شرعاً ناجائز وحرام ہے

ناشر
مکتبہ حیدر کراچی اینڈ کراچی خوشبو محل نزد تبلیغی مرکز نلہ گنگ

0323-3505211